سوال

(102) نمازجنازہ غائبانہ کے متعلق شرعی فیصلہ کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نمازجنازہ غائبانہ کے متعلق شرعی فیصلہ کیا ہے، نمازجنازہ کی ترکیب اور اس میں کیا کیا پڑھنا چاہیے، نمازجنازہ بہ آواز (جہری) بہتر ہے، یا سری اور مخفی پڑھنا، مدلل و بحوالہ جواب سے محظوظ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بخاری اور دیگر کتب حدیث میں ہے کہ حبشہ کا بادشاہ اصحمہ اپنے دیس میں فوت ہوگیا، اس کی وفات کی خبر جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کو مدینہ طیبہ میں دی، آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اس کی نمازجنازہ پڑھو، پھر سب کو ساتھ لے کر میدان عیدگاہ تشریف لے گئے، اور چار تکبیروں سے جنازہ غائبانہ پڑھا، یہ ظاہر ہے کہ اصحمہ حبش میں فوت ہوا، اُس کی میت وہی تھی، اور حضور اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں نمازجنازہ پڑھی، حبش اور مدینہ میں سینکڑوں میل کا فاصلہ ہے، اس حدیث سے میت کے لیے نمازجنازہ غائبانہ پڑھنا سنت ثابت ہوئی، آنحضرت ﷺ جس کام کو ایک دفعہ کریں، وہ امت کے واسطے قیامت تک سنت ہوجاتی ہے، ہاں اگر آپ صاف فرمادیں کہ یہ کام میرے لیے خاص ہے، تم نہ کرنا تو اور بات ہے، اس جگہ آپ ﷺ نے تخصیص نہیں فرمائی، فرض کرو کہ آپ ﷺ کے لیے جنازہ غائبانہ مخصوص تھا، تو صحابہ کرام نے آپ کے پیچھے کیسے پڑھی، حنفیہ چونکہ جنازہ غائبانہ کے قائل نہیں ہیں، اس لیے حدیث کی بے جا تاویل کرتے ہیں، نمازجنازہ غائبانہ ادا کرنے کے ادلہ نیل الاوطار وغیرہ میں بکثرت موجود ہیں و نیز احناف نے جو بے جا تاویلات کی ہیں، ان کا بھی اچھی طرح قلع قمع کردیا ہے، فی زمانہ بعض علمائے اہل حدیث وباوجودیکہ وہ امور مسنونہ میں بے حد اپنے کو متشدد کہتے ہیں، نمازجنازہ غائبانہ کے منکر ہوگئے ہیں، اور انہیں تاویلات بے جا کے درپے ہیں، جن کو احناف ان سے پہلے کر چکے ہیں، (افسوس) نمازجنازہ میں قرأة بالجہر صحیح حدیث سے ثابت صحیح بخاری میں مختصراً اور نسائی او رمنتقی الاخبار میں قدرے تفصیل سے ایک روایت حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے۔

((ان ہ صلی علی جنازة فقرأ بفاتحة الکتٰب وسورة وجہر فلما فرغ قال سنة وحق))

''یعنی حضرت ابن عباس نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی، اس میں سورۃ فاتحہ اور سورت جہر سے پڑھی، اور کہا یہ حق اور سنت ہے۔''

اس سے جنازہ کی نماز میں قرأة بالجہر ثابت ہوئی، و نیز اگر کوئی قرأة بالسر کرے، تو اس کا ثبوت بھی ہے، چنانچہ تلخیص الجبیر میں ہے۔

((السنة علی الجنازة ان یکبر الامام ثم یقرأ القرآن فی نفسه الحدیث))

لہٰذا جہر اور سر دونوں جائز ہیں، فتاویٰ نذیریہ میں دونوں کو جائز کہا ہے، لہٰذا پہلی تکبیر کے بعد قرأۃ ہونی چاہیے۔ اور دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد دعا پڑھنی چاہیے، یہ ترتیب شروع حدیث میں مذکور ہے، جو لوگ جنازہ میں جہر کو منع کرتے ہیں، اور اس پر لڑتے جھگڑتے ہیں، وہ جہالت پر ہیں۔

(الارشاد جدید کراچی جلد نمبر ۹ ش نمبر ٦) (مولانا محمد یونس قریشی دہلوی)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 180-182

محدث فتویٰ